سُوْرَةُ الصّٰفّٰتِ

یہ سورہ مبارکہ بھی مکی ہے اس میں ایک سو بیاسی ۱۸۲ آیات اور پانچ رکوع ہیں

رکوع نمبر ۱　　آیات ۱ تا ۲۱　　وَمَالِیَ ۲۳/۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۝۱

قسم ہے صف باندھنے والوں کی پرا جما کر ①

فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۝۲

پھر ڈانٹنے والوں کی جھڑک کر ②

فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ۝۳

پھر ذکر (یعنی قرآن) پڑھنے والوں کی (غور کر کر) ③

اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ۝۴

کہ تمہارا معبود ایک ہی ہے ④

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَ

جو آسمانوں اور زمین اور جو چیزیں ان میں ہیں سب کا

رَبُّ الْمَشَارِقِ ۝۵

مالک ہے اور سورج کے طلوع ہونے کے مقاموں کا بھی مالک ہے ⑤

اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ ِۨالْكَوَاكِبِ ۝۶

بے شک ہم ہی نے آسمانِ دنیا کو ستاروں کی زینت سے مزین کیا ⑥

وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ۝۷

اور ہر شیطان سرکش سے اس کی حفاظت کی ⑦

لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ

کہ اوپر کی مجلس کی طرف کان نہ لگا سکیں اور ہر طرف سے

مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۝۸

(اُن پر انگارے) پھینکے جاتے ہیں ⑧

دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۝۹

(یعنی) ہاں سے نکال دینے کو اور اُن کیلئے عذاب دائمی ہے ⑨

اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ

ہاں جو کوئی (فرشتوں کی کسی بات کو) چوری سے جھپٹ

شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝۱۰

لینا چاہتا ہے تو جلتا ہوا انگارا اُسکے پیچھے لگتا ہے ⑩

فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ

تو اُن سے پوچھو کہ انکا بنانا مشکل ہے یا جتنی خلقت ہم نے

خَلَقْنَا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ۝۱۱

بنائی ہے اُن کا؟ انہیں ہم نے چپکتے گارے سے بنایا ہے ⑪

بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُوْنَ ۝۱۲

ہاں تم تو تعجب کرتے ہو اور یہ تمسخر کرتے ہیں ⑫

وَاِذَا ذُكِّرُوْا لَا يَذْكُرُوْنَ ۝۱۳

اور جب انکو نصیحت دی جاتی ہے تو نصیحت قبول نہیں کرتے ⑬

وَاِذَا رَاَوْا اٰيَةً يَّسْتَسْخِرُوْنَ ۝۱۴

اور جب کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو ٹھٹھے کرتے ہیں ⑭

وَقَالُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۱۵

اور کہتے ہیں کہ یہ تو صریح جادو ہے ⑮

ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا

بھلا جب ہم مر گئے اور مٹی اور ہڈیاں ہو گئے تو کیا پھر

لَمَبْعُوْثُوْنَ ۝۱۶

اُٹھائے جائیں گے؟ ⑯

THOSE WHO SET THE RANKS

Revealed at Makkah

In the name of Allah, the Beneficent, the Merciful.

1. By those who set the ranks in battle order
2. And those who drive away (the wicked) with reproof
3. And those who read (the Word) for a reminder,
4. Lo! thy Lord is surely One;
5. Lord of the heavens and of the earth and all that is between them, and Lord of the sun's risings.
6. Lo! We have adorned the lowest heaven with an ornament, the planets;
7. With security from every froward devil.
8. They cannot listen to the Highest Chiefs for they are pelted from every side,
9. Outcast and theirs is a perpetual torment;
10. Save him who snatcheth a fragment, and there pursueth him a piercing flame.[1]
11. Then ask them (O Muhammad): Are they stronger as a creation, or those (others) whom We have created? Lo! We created them of plastic clay.
12. Nay, but thou dost marvel when they mock.
13. And heed not when they are reminded,
14. And seek to scoff when they behold a portent,
15. And they say: Lo! this is mere magic;
16. When we are dead and have become dust and bones, shall we then, forsooth, be raised (again)?

17. And our forefathers?
18. Say (O Muhammad): Yea, in truth; and ye will be brought low.
19. There is but one Shout, and lo! they behold,
20. And say: Ah, woe for us! This is the Day of Judgement.
21. This is the Day of Separation, which ye used to deny.

أَوَآبَآؤُنَا الْأَوَّلُونَ ﴿١٧﴾

اور کیا ہمارے باپ دادا بھی (جو) پہلے (ہو گزرے ہیں)؟ (۱۷)

قُلْ نَعَمْ وَأَنتُمْ دَاخِرُونَ ﴿١٨﴾

کہہ دو کہ ہاں۔ اور تم ذلیل ہو گے (۱۸)

فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ فَإِذَا هُمْ يَنظُرُونَ ﴿١٩﴾

وہ تو ایک زور کی آواز ہو گی اور یہ اس وقت دیکھنے لگیں گے (۱۹)

وَقَالُوا يَا وَيْلَنَا هَٰذَا يَوْمُ الدِّينِ ﴿٢٠﴾

اور کہیں گے۔ ہائے شامت یہی جزا کا دن ہے (۲۰)

هَٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِي كُنتُم بِهِ تُكَذِّبُونَ ﴿٢١﴾

(کہا جائے گا کہ ہاں) فیصلے کا دن جس کو تم جھوٹ سمجھتے تھے یہی ہے (۲۱)

اسرار و معارف

قسم ہے فرشتوں کی جو تعمیلِ ارشاد کے لیے صف بستہ رہتے ہیں اور قسم ہے ان فرشتوں کی جو شیاطین اور باطل کو روکتے ہیں اور قسم ہے ان فرشتوں کی کہ اللہ کی یاد ہی جن کا وظیفہ ہے یقیناً تمہارا معبود برحق وہی واحد و لاشریک ہے۔ قرآنِ حکیم کے اوّل مخاطب اہلِ عرب فرشتوں کو بھی پوجتے اور اللہ کی بیٹیاں مانتے تھے اور کاہنوں کو بھی بہت اہمیت دیتے نیز جنّوں کو بھی پوجا جاتا تھا تو یہاں ان ہی کو بطورِ گواہ پیش فرما دیا کہ فرشتوں کا یہ حال کہ خود تعمیلِ ارشاد کے لیے ہمہ وقت کمر بستہ اور صف بناتے منتظر ہیں یا جنوں اور کاہنوں کا یہ حشر کہ شیاطین اور جنوں کو آسمان کے قریب پھٹکنے سے روکتے ہیں لہٰذا کاہنوں کو جو خبریں ملتی تھیں وہ بھی نہ رہیں اور خود فرشتے ہمہ وقت ذکرِ الٰہی ہی ان کی غذا بھی ہے دوا بھی یہ ثابت کرتے ہیں کہ یہ سب اللہ کے بندے اس کی مخلوق اور اس کے محتاج ہیں اور وہ اکیلا عبادت کا مستحق ہے۔ وہ بنانے اور قائم رکھنے والا ہے آسمانوں کا بھی اور زمین کا بھی یا جس قدر مخلوق ارض و سما میں بستی ہے اس سب کا خالق و پروردگار بھی وہی ہے اور جہاں سے کوئی ستارہ یا سیارہ نظر کے سامنے آتا ہے یا طلوع ہوتا ہے۔ ان مواقع اور اس نظام کا مالک بھی وہی ہے یہاں سے کلام متکلم کا لہجہ اپناتا ہے کہ یہ ہماری عظمت ہے جس نے آسمان کے سینے پہ ستاروں کے تمغے سجا دیئے کہ ہر ستارہ اپنے حجم میں ایک الگ جہان ہے اس میں کیا کیا خصوصیات ہیں اور اس کے کیا کیا اثرات ہیں پھر اسے کس نسبت سے کس جگہ نظر آنا چاہیے ایک ایسا نظام سمت کا پتہ چلانے اور راستہ پانے کے لیے ستاروں سے مدد لی جاتی ہے۔ یہ ہم نے انہیں ان مقامات پر قائم کر دیا ہے جہاں دنیا اور دنیا والوں کے لیے ان میں بے شمار تاثرات ہیں وہاں شیاطین کے لیے آسمان

کے سینہ پر توپ خانہ صف بستہ ہے کہ جب کوئی سرکش جن یا شیطان آسمان کے قریب جانے لگتا ہے تو اسے شہابِ ثاقب آکر لگتا ہے اس طرح وہ کاہنوں کے لیے آسمانی مجالس میں فرشتوں کی گفتگو سے سن گن پاکر جو اطلاع لاتے تھے اس سے بھی محروم ہو گئے کہ ہر طرف سے ان پر آگ برسائی جاتی ہے اور یہ ذلت کی مار ان کے لیے اب ہمیشہ ایسے ہی رہے گی۔ ہاں اگر کوئی بچ بچا کر کوئی چھوٹی موٹی خبر سُن پائے تو ایک بھڑکتا ہوا شعلہ اسے آلیتا ہے اور جلا کر خاک کر دیتا ہے آگے وہ بات نہیں پہنچا سکتا کہ آپ ﷺ کی بعثت سے قبل جن اور شیطان آسمان کے قریب پھرتے اور کچھ نہ کچھ سُن سنا لیتے پھر اپنی طرف سے باتیں ملا کر کاہنوں کو بتاتے مگر آپ ﷺ کی بعثت پر یہ دروازہ بھی بند ہو گیا اور کاہنوں کا راج بھی ختم ہوا۔

اب ان سے پوچھیے کہ اجرامِ فلکی اور ان کا اس قدر مربوط نظام اس کے اثرات یہ ایک ناپیدا کنار وسیع اور باریک ترین نظام اور ان کے وجود کو بنانا مشکل کام ہے یا انسان کو بنانا جسے ہم نے ایک چپکتے گارے سے بنا کھڑا کیا۔ آپ کو ان کی عقل پہ حیرت ہوتی ہے جبکہ وہ آپ کا مذاق اڑاتے ہیں۔ آپ انہیں سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں تو وہ سمجھ نہیں پاتے۔ کوئی معجزہ پیش فرماتے ہیں تو وہ ہنسی اڑاتے ہیں کہ یہ تو محض جادو کا کمال ہے بھلا اس سے یہ کیسے مان لیں کہ ہم مر کر مٹی ہو جائیں گے یا ہمارے آباؤ اجداد جو اس حال کو پہنچ چکے پھر سے جی اُٹھیں گے؟ آپ کہہ دیجیے بیشک ایسا ہی ہو گا تم سب نہ صرف زندہ کیے جاؤ گے بلکہ اس انکار، کفر اور مذاق کے باعث ذلیل ہو کر عذاب بھی پاؤ گے۔

معجزاتِ نبوی اور دلائل حقہ کے ساتھ کفار کا رویہ

آپ ﷺ اللہ کی عظمت دلائل سے ثابت فرماتے جبکہ کفار کی نظر دنیا کے اسباب پہ ہوتی تو وہ آپ کا مذاق اڑاتے تھے کہ بھلا اس طرح سے جمے ہوئے نظام کو کون پلٹ سکتا ہے اگر معجزات کا ظہور ہونا تو کہہ دیتے کہ یہ جادو تماشہ تو ہو سکتا ہے روتے زمین پہ انقلاب نہیں لایا جا سکتا اور آج اس حال کو آج کے دور کا مسلمان کہلانے والا پہنچ چکا ہے اللہ کی پناہ۔

قیامت کا قیام بھی ان کے لیے اچانک ہو گا جیسے موت نے آدبوچا تھا بس ایک کڑک دار آواز آئے گی تو سب کے سب اُٹھ کھڑے ہوں گے اور ایک دوسرے کو دیکھ کر کہنے لگیں گے وائے افسوس ہم انکار کرتے رہے

مگر قیامت تو قائم ہو گئی تو جواب پائیں گے کہ واقعی یہی وہ قیامت کا روز ہے تم جس کو ماننے سے انکار کرتے تھے۔

رکوع نمبر ۲ — آیات ۲۲ تا ۴۲ — وَمَالِيَ ۲۳/۶

أُحْشُرُوا الَّذِينَ ظَلَمُوا وَأَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوا يَعْبُدُونَ ﴿٢٢﴾

جو لوگ ظلم کرتے تھے اُن کو اور اُن کے ہمجنسوں کو اور جن کو وہ پوجا کرتے تھے (سب کو) جمع کر لو (۲۲)

مِن دُونِ اللَّهِ فَاهْدُوهُمْ إِلَىٰ صِرَاطِ الْجَحِيمِ ﴿٢٣﴾

(یعنی جن کو) خدا کے سوا پوجا کرتے تھے پھر انکو جہنم کے رستے پر چلا دو (۲۳)

وَقِفُوهُمْ إِنَّهُم مَّسْئُولُونَ ﴿٢٤﴾

اور اُن کو ٹھیرائے رکھو کہ اُن سے (کچھ) پُوچھنا ہے (۲۴)

مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُونَ ﴿٢٥﴾

تم کو کیا ہوا کہ ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے (۲۵)

بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُونَ ﴿٢٦﴾

بلکہ آج تو وہ فرمانبردار ہیں (۲۶)

وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ﴿٢٧﴾

اور ایک دوسرے کی طرف رُخ کر کے سوال (و جواب) کریں گے (۲۷)

قَالُوا إِنَّكُمْ كُنتُمْ تَأْتُونَنَا عَنِ الْيَمِينِ ﴿٢٨﴾

کہیں گے کیا تم ہی ہمارے پاس (اور) (ہمیں) سے آتے تھے (۲۸)

قَالُوا بَل لَّمْ تَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ﴿٢٩﴾

وہ کہیں گے بلکہ تم ہی ایمان لانے والے نہ تھے (۲۹)

وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُم مِّن سُلْطَانٍ ۖ بَلْ كُنتُمْ قَوْمًا طَاغِينَ ﴿٣٠﴾

اور ہمارا تم پر کچھ زور نہ تھا۔ بلکہ تم سرکش لوگ تھے (۳۰)

فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَا ۖ إِنَّا لَذَائِقُونَ ﴿٣١﴾

سو ہمارے بارے میں ہمارے پروردگار کی بات پوری ہو گئی (اب) ہم مزے چکھیں گے (۳۱)

فَأَغْوَيْنَاكُمْ إِنَّا كُنَّا غَاوِينَ ﴿٣٢﴾

ہم نے تم کو بھی گمراہ کیا (اور) ہم خود بھی گمراہ تھے (۳۲)

فَإِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُونَ ﴿٣٣﴾

پس وہ اُس روز عذاب میں ایک دوسرے کے شریک ہونگے (۳۳)

إِنَّا كَذَٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِينَ ﴿٣٤﴾

ہم گنہگاروں کے ساتھ ایسا ہی کیا کرتے ہیں (۳۴)

إِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ يَسْتَكْبِرُونَ ﴿٣٥﴾

اُن کا یہ حال تھا کہ جب اُن سے کہا جاتا تھا کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں تو غرور کرتے تھے (۳۵)

وَيَقُولُونَ أَئِنَّا لَتَارِكُو آلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُونٍ ﴿٣٦﴾

اور کہتے تھے کہ بھلا ہم ایک دیوانے شاعر کے کہنے سے کہیں اپنے معبودوں کو چھوڑ دینے والے ہیں (۳۶)

بَلْ جَاءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِينَ ﴿٣٧﴾

(نہیں) بلکہ وہ حق لیکر آئے ہیں اور (پہلے) پیغمبروں کو سچا کہتے ہیں (۳۷)

إِنَّكُمْ لَذَائِقُو الْعَذَابِ الْأَلِيمِ ﴿٣٨﴾

بیشک تم تکلیف دینے والے عذاب کا مزہ چکھنے والے ہو (۳۸)

وَمَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٣٩﴾

اور تم کو بدلہ ویسا ہی ملے گا جیسے تم کام کرتے تھے (۳۹)

إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ﴿٤٠﴾

مگر جو خدا کے بندگان خاص ہیں (۴۰)

أُولَٰئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُومٌ ﴿٤١﴾

یہی لوگ ہیں جن کے لئے روزی مقرر ہے (۴۱)

فَوَاكِهُ ۖ وَهُم مُّكْرَمُونَ ﴿٤٢﴾

(یعنی) میوے اور اُن کا اعزاز کیا جائے گا (۴۲)

22. (And it is said unto the angels): Assemble those who did wrong, together with their wives and what they used to worship

23. Instead of Allah, and lead them to the path to hell:

24. And stop them, for they must be questioned.

25. What aileth you that ye help not one another?

26. Nay, but this Day they make full submission.

27. And some of them draw near unto others mutually questioning.

28. They say: Lo! ye used to come unto us, imposing, (swearihg that ye spoke the truth).

29. They answer: Nay, but ye (yourselves) were hot believers.

30. We had no power over you, but ye were wayward folk.

31. Now the Word of our Lord hath been fulfilled concerning us. Lo! we are about to taste (the doom).

32. Thus we misled you. Lo! were (oursleves) astray.

33. Then lo! this Day they (both) are sharers in the doom.

34. Lo! thus deal We with the guilty.

35. For when it was said unto them: There is no god save Allah, they were scornful,

36. And said: Shall we forsake our gods for a mad poet?

37. Nay, but he brought the Truth, and he confirmed those sent (before him).

38. Lo! (now) verily ye taste the painful doom—

39. Ye are requited naught save what ye did—

40. Save single-minded slaves of Allah;

41. For them there is a knowh provision,

42. Fruits. And they will be honoured,

43. In the Gardens of delight,

44. On couches facing one another;

45. A cup from a gushing spring is brought round for them,

46. White, delicious to the drinkers,

47. Wherein there is no headache nor are they made mad thereby.

48. And with them are those of modest gaze, with lovely eyes,

49. (Pure) as they were hidden eggs (of the ostrich).

50. And some of them draw near unto others, mutually questioning.

51. A speaker of them saith: Lo! I had a comrade

52. Who, used to say: Art thou in truth of those who put faith (in his words)?

53. Can we, when we are dead and have become mere dust and bones—can we (then) verily be brought to book?

54. He saith: Will ye look?

55. Then looketh he and seeth him in the depth of hell.

56. He saith: By Allah, thou verily didst all but cause my ruin.

57. And had it not been for the favour of my Lord, I too had been of those haled forth (to doom).

58. Are we then not to die,

59. Saving our former death, and are we not to be punished?

60. Lo! this is the supreme triumph.

61. For the like of this, then, let the workers work.

62. Is this better as a welcome, or the tree of Zaqqum?[2]

63. Lo! We have appointed it a torment for wrongdoers.

64. Lo! it is a tree that springeth in the heart of hell,

65. Its crop is as it were the heads of devils!

66. And lo! they verily must eat thereof, and fill (their) bellies therewith.

67. And afterward, lo! thereupon they have a drink of boiling water.

68. And afterward, lo! their return is surely unto hell.

نعمت کے باغوں میں ﴿۴۳﴾

ایک دوسرے کے سامنے تختوں پر (بیٹھے ہونگے) ﴿۴۴﴾

شراب لطیف کے جام کا اُن میں دور چل رہا ہوگا ﴿۴۵﴾

جو رنگ کی سفید اور پینے والوں کیلئے سراسر لذت ہوگی ﴿۴۶﴾

نہ اس سے دردسر ہو اور نہ وہ اُس سے متوالے ہوں ﴿۴۷﴾

اور اُنکے پاس عورتیں ہونگی جو نگاہیں نیچی رکھتی ہونگی اور آنکھیں بڑی بڑی ﴿۴۸﴾

گویا وہ محفوظ انڈے ہیں ﴿۴۹﴾

پھر وہ ایک دوسرے کی طرف رُخ کرکے سوال (وجواب) کرینگے ﴿۵۰﴾

ایک کہنے والا اُن میں سے کہے گا کہ میرا ایک ہم نشین تھا ﴿۵۱﴾

(جو) کہتا تھا کہ بھلا تم بھی (ایسی باتوں کے) باور کرنیوالوں میں ہو ﴿۵۲﴾

بھلا جب ہم مر گئے اور مٹی اور ہڈیاں ہو گئے تو کیا ہم کو بدلہ ملے گا؟ ﴿۵۳﴾

(پھر) کہے گا کہ بھلا تم (اُسے) جھانک کر دیکھنا چاہتے ہو ﴿۵۴﴾

(اتنے میں) وہ (خود) جھانکے گا تو اسکو وسط دوزخ میں دیکھے گا ﴿۵۵﴾

کہے گا کہ خدا کی قسم تُو تو مجھے ہلاک ہی کر چکا تھا ﴿۵۶﴾

اور اگر میرے پروردگار کی مہربانی نہ ہوتی تو میں بھی اُن میں ہوتا جو (عذاب میں) حاضر کئے گئے ہیں ﴿۵۷﴾

کیا یہ نہیں کہ ہم (آئندہ) کبھی مرنے کے نہیں ﴿۵۸﴾

ہاں (جو) پہلی بار مرنا تھا سو مر چکے، اور نہ ہمیں عذاب بھی نہیں ہونے کا ﴿۵۹﴾

بیشک یہ بڑی کامیابی ہے ﴿۶۰﴾

ایسی ہی (نعمتوں) کیلئے عمل کرنیوالوں کو عمل کرنے چاہئیں ﴿۶۱﴾

بھلا یہ مہمانی اچھی ہے یا تھوہر کا درخت ﴿۶۲﴾

ہم نے اس کو ظالموں کیلئے عذاب بنا رکھا ہے ﴿۶۳﴾

وہ ایک درخت ہے کہ جہنم کے اسفل میں اُگے گا ﴿۶۴﴾

اُس کے خوشے ایسے ہونگے جیسے شیطانوں کے سر ﴿۶۵﴾

سو وہ اُسی میں سے کھائیں گے اور اُسی سے پیٹ بھریں گے ﴿۶۶﴾

پھر اس کھانے کے ساتھ اُن کو گرم پانی ملا کر دیا جائیگا ﴿۶۷﴾

پھر اُن کو دوزخ کی طرف لوٹایا جائے گا ﴿۶۸﴾

69. They indeed found their fathers astray,
70. But they make haste (to follow) in their footsteps.
71. And verily most of the men of old went astray before them,
72. And verily We sent among them warners.
73. Then see the nature of the consequence for those warned,
74. Save single-minded slaves of Allah.

اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّيْنَ ﴿٦٩﴾
اُنہوں نے اپنے باپ دادا کو گمراہ ہی پایا ﴿٦٩﴾

فَهُمْ عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ يُهْرَعُوْنَ ﴿٧٠﴾
سو وہ اُنہی کے پیچھے دوڑے چلے جاتے ہیں ﴿٧٠﴾

وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٧١﴾
اور اُن سے بیشتر بہت سے پہلے لوگ بھی گمراہ ہو گئے تھے ﴿٧١﴾

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿٧٢﴾
اور ہم نے اُن میں متنبہ کرنے والے بھیجے ﴿٧٢﴾

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿٧٣﴾
سو دیکھ لو جن کو متنبہ کیا گیا تھا اُن کا انجام کیسا ہوا ﴿٧٣﴾

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿٧٤﴾
ہاں خدا کے بندگانِ خاص (کا انجام بہت اچھا ہوا) ﴿٧٤﴾

اسرار و معارف

حکم ہو گا کہ ظالموں کو ان کے ہم مشربوں سمیت جمع کیا جائے کہ جو دنیا میں کفر و شرک اور برائی میں ایک دوسرے کے مددگار تھے آج ایک جیسی سزا بھی پائیں ساتھ ان شیاطین کو بھی جمع کر لو جن کی انہوں نے عمر بھر اطاعت کی اور اللہ کی نافرمانی کرتے رہے آج انہیں جہنم کی راہ دکھاؤ کہ یہی ان کے زندگی بھر کے سفر کا انجام ہے مگر ٹھہرو ان سے بات تو ہو جائے اور سوال ہو گا بھئی کیا بات ہے زندگی بھر تو اللہ کو چھوڑ کر ایک دوسرے سے امید باندھا کیے مگر آج ایکدوسرے کی مدد نہیں کر رہے ہو۔ مگر جواب کیا دیتے یہ تو سر جھکائے شرمندہ کھڑے ہوں گے کہ اس روز اس بات کا کوئی جواب نہ ہو گا۔

پھر ایک دوسرے پوچھیں گے کہ دنیا میں تو تم لوگ بڑے بڑھ بڑھ کر بولتے تھے اور ہمیں قبولِ حق سے روکنے کیلئے بڑے زوردار دعوے کرتے تھے آج بتاؤ تو دوسرے کہیں گے تم خود ہی بے ایمان تھے اور حق کو قبول کرنے پہ آمادہ نہ تھے بھلا ہم کیا تم کو زبردستی کفر پر روک سکتے تھے ہرگز نہیں یہ تم ہی تھے جو ہر وقت سرکشی اور بغاوت پر آمادہ تھے۔ پھر سب ہی کہنے لگیں گے اب ان باتوں سے کیا حاصل ہم پر اللہ کا ارشاد صادق آیا اب ہمیں اپنے اعمال کا مزہ چکھنا ہی پڑے گا بھلا اگر ہم نے تمہیں گمراہ کیا ہے تو ہم کون سے حق پر تھے جب خود گمراہ تھے تو تمہیں ہدایت کی بات کیسے بتا سکتے تھے۔

شیخ کا بنیادی وصف

شیخ میں بنیادی طور پر ایمان اور عقیدے کی پختگی ضروری ہے ورنہ کسی کمزور عقیدے والے یا بدعقیدہ شخص کو شیخ بنا لیا تو چونکہ وہ خود راہ گم کردہ ہے طالب اور مرید کو بھی گمراہ

کر دے گا۔

اور پھر حشر کو تو یہ سب مل کر عذاب میں گھر جائیں گے کہ بدکاروں کے اعمال پر ایسا ہی پھل لگا کرتا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ انہیں اللہ کی وحدانیت اور عظمت کی طرف دعوت دی جاتی تو کہا کرتے تھے کہ یہ بات ہمیں گوارا ہی نہیں اور بہت اکڑ دکھاتے تھے نیز کہتے تھے کہ بھلا ایک پاگل شخص اور محض شاعرانہ تخیلات پر بات کرنے والے کی بات مان کر ہم اپنے خداؤں کو چھوڑ دیں۔

قولِ نبی کو اسباب کے ترازو میں جانچنے والے

ارشاداتِ نبوی کو جب وہ لوگ اسباب کے حوالے سے دیکھتے تو دنیا میں ہر طرف کفر مسلط تھا حکومتیں اور حکمران زندگی کے ہر شعبہ کے لوگ نہ صرف کفر و شرک میں غرق تھے بلکہ حق کے خلاف صف آرا ہو گئے۔ اس حال میں وہ لوگ نبی علیہ السلام کو پاگل قرار دیتے کہ جس نے ساری دنیا کی مخالفت مول لی ہے اور پھر جب آپ ﷺ غلبہ حق کی نوید سناتے تو وہ کہتے یہ شاعرانہ تعلّی ہے اور محض خیال ہے عملاً ایسا ممکن نہیں اور یہ نہ جان سکے کہ اللہ کا رسول ہے جو حق بات کے ساتھ مبعوث ہوا ہے اور تاریخ بھی گواہ ہے کہ ہمیشہ ہی اللہ کے رسول سچ ہی بتاتے آئے ہیں اللہ کرے آج کے مسلم بھی اس حقیقت کو جان لیں کہ انکار کرنے والو تمہیں بہت ہی دردناک عذاب بھگتنا پڑے گا اور یہ تمہارے اس کرتوت کی سزا ہو گی ورنہ بلا وجہ کسی کو عذاب نہ ہو گا۔

ہاں اللہ کے وہ بندے جن میں خلوص تھا اپنی انا اور تکبر نہ تھا محض اپنی بڑائی کے لیے دین کے نام پر کفر اختیار نہ کرتے تھے وہ ان عذابوں کی ذلت سے محفوظ ہوں گے بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہر طرح کے فکر سے آزاد کہ انہیں کسی شے کے نہ ملنے کا اندیشہ نہ رہے گا بلکہ یقین حاصل ہو جائے گا کہ ہمیشہ اللہ کی نعمتیں ملتی ہی رہیں گی اور وہ غذا کے محتاج بھی نہ رہیں گے بلکہ جنت میں غذا بقائے حیات کے لیے نہیں محض حصولِ لذت کے لیے کھائی جائیگی اور انہیں بہت عزت و احترام نصیب ہو گا۔ جنت کی نعمتوں میں ایک دوسرے کے سامنے تخت بچھا کر بیٹھیں گے اور خوبصورت جام گردش میں ہوں گے نورانی رنگ کے مشروب جو پینے میں انتہائی لذیذ اور جن سے نہ تو آدمی کو نشہ چڑھے نہ بہک جائے اور انہیں خوبصورت موٹی آنکھوں اور نیچی نگاہوں والی بیویوں کی رفاقت میسّر ہو گی ایسی حسین کہ گویا پروں کی تہہ سے کسی نے انڈا نکالا ہو۔ وہ بھی آپس میں گپ شپ کریں گے تو ایک جنتی کہے گا

میرا ایک ساتھی ہوا کرتا تھا وہ مجھے کہا کرتا تھا کہ تم بھی مانتے ہو کہ جب مر کر خاک ہو جائیں گے تو پھر جی اٹھیں گے اور پھر کوئی جہاں آباد ہو گا بھلا یہ بھی کوئی ماننے کی بات ہے تم ایسی باتوں پہ ایمان رکھتے ہو تو ارشاد ہو گا اگر چاہو تو اسے دیکھ لو۔

اہلِ جنّت کی نگاہ

اگرچہ جہنم بہت دُور ہو گی مگر جب وہ جنّت سے جھانکیں گے تو انہیں جہنم میں جلتا ہوا نظر آئے گا گویا موت کے بعد اہلِ جنت کی نگاہ میں اتنی وسعت ہو گی اگر یہ وصف زندگی میں نصیب ہو جائے اور اتباعِ نبوی اور صحبتِ کامل کے طفیل یہ نگاہ نصیب ہو جائے تو یہی کشف اور مشاہدہ کہلاتی ہے۔

تو اس سے بات کریں گے اور کہیں گے اللہ کی قسم تُو تو مجھے بھی تباہی کے گڑھے میں ڈالنے لگا تھا اور اگر محض اللہ کا کرم ہاتھ تھام نہ لیتا تو آج میں بھی مجرموں کے ساتھ پکڑا ہوا آتا۔ یعنی بدکار کی مجلس اور دوستی سے اللہ بچائے کہ

بُرے لوگوں کی دوستی سے بچ کر رہنا بھلا

یہ باتوں باتوں میں تباہی کی طرف لے جاتی ہے۔

مگر آج اللہ کا احسان ہے کہ اب ہمیں موت کا اندیشہ بھی نہیں کہ موت کی منزل بھی دنیا سے یہاں آنے کی راہ میں تھی۔ سو موت کی گھاٹی بھی گزر گئی اور جنت کے داخلے کے بعد اب کبھی بھی عذاب کا اندیشہ نہ رہا اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔ جب انسان کو محنت ہی کرنا ہے اور زندگی مشقت کر کے بسر کرنا ہے کہ اس کے بغیر تو ممکن نہیں تو پھر ایسی محنت اور اس طرح کی مشقت کرے کہ اس کامیابی کو پالے ورنہ غلط پر تو عذاب مرتّب ہو گا اور بھلا جنت کی نعمتیں بہتر ہیں یا ان سے نہ صرف محرومی بلکہ عذاب اور عذاب میں دوزخ کا درخت "زقوم" جسے ہم نے ظالموں کی آزمائش بنا دیا ہے۔ گناہ پہ جُرأت رکھنے والے بھلا یہاں کتنی ہمت دکھاتے ہیں کہ یہ زقوم ایک ایسا درخت ہے جو دوزخ کے اندر پیدا ہوتا ہے اور آگ ہی میں اُگتا ہے جس کے پھل بھی ایسے ہیبت ناک ہیں جیسے شیاطین کے سر ہوں کہ تلخی اور کڑواہٹ اپنی جگہ دیکھنے میں بھی بہت مکروہ ہے اور عذابِ الٰہی ایسا ہے کہ یہ اس سے بچ نہ سکیں گے بلکہ اسے کھائیں گے اور پیٹ بھر بھر کے کھائیں گے اور اوپر سے پینے کے لیے جلتا ہُوا پانی ملے گا جو اس کے کھانے سے ہونے والے زخموں تک کو جلاتا چلا جائے گا اور پھر آگ کے ڈھیروں میں بسر کرنے جائیں گے یہ اس بات کا نتیجہ ہے کہ انہوں نے اپنے گمراہ اور کافر آباؤ اجداد کی پیروی کی اور ان کے نقشِ قدم پر چلے جو خود پہلے ہی گمراہی اختیار کیے ہوئے تھے اور ہمارا

کرم ایسا کہ انہیں بھی محروم نہ رکھا انبیاء بھیج کر اس دردناک انجام سے بروقت مطلع فرمایا مگر ان کو بات ماننے میں عار تھی اب اس کا انجام سامنے ہے جبکہ اسی جگہ اور اسی وقت یعنی میدانِ حشر میں ہی اللہ کے مخلص بندے اس سب مصیبت سے محفوظ و مامون ہیں۔

رکوع نمبر ۳ — آیات ۷۵ تا ۱۱۳ — وَمَالِیَ ۲۳/۷

وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ۝۷۵ ز صلے
وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۝۷۶ ز صلے
وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ ۝۷۷ ز صلے
وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝۷۸ ز صلے
سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ ۝۷۹
اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝۸۰
اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۸۱
ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ۝۸۲
وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ۝۸۳ م
اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۝۸۴
اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ۝۸۵ ج
اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ ۝۸۶ ط
فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۸۷
فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُوْمِ ۝۸۸ لا
فَقَالَ اِنِّيْ سَقِيْمٌ ۝۸۹
فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ ۝۹۰
فَرَاغَ اِلٰٓى اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ۝۹۱ ج
مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ۝۹۲
فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا بِالْيَمِيْنِ ۝۹۳
فَاَقْبَلُوْٓا اِلَيْهِ يَزِفُّوْنَ ۝۹۴
قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ ۝۹۵ لا
وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ۝۹۶

اور ہم کو نوح نے پکارا سو (دیکھ لو کہ) ہم (دعا کو کیسے) اچھے قبول کرنے والے ہیں ۷۵
اور ہم نے اُن کو اور اُنکے گھر والوں کو بڑی مصیبت سے نجات دی ۷۶
اور اُن کی اولاد کو ایسا کیا کہ وہی باقی رہ گئے ۷۷
اور پیچھے آنے والوں میں اُن کا ذکر (جمیل باقی) چھوڑ دیا ۷۸
(یعنی) تمام جہان میں (کہ) نوح پر سلام ۷۹
نیکوکاروں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں ۸۰
بے شک وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھے ۸۱
پھر ہم نے دوسروں کو ڈبو دیا ۸۲
اور اُنہی کے پیرووں میں ابراہیم تھے ۸۳
جب وہ اپنے پروردگار کے پاس (عیب سے) پاک دل لیکر آئے ۸۴
جب انہوں نے اپنے باپ سے اور اپنی قوم سے کہا کہ تم کن چیزوں کو پوجتے ہو؟ ۸۵
کیوں جھوٹ (بنا کر) خدا کے سوا اور معبودوں کے طالب ہو ۸۶
بھلا پروردگار عالم کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ ۸۷
تب انہوں نے ستاروں کی طرف ایک نظر کی ۸۸
اور کہا میں تو بیمار ہوں ۸۹
تب وہ اُن سے پیٹھ پھیر کر لوٹ گئے ۹۰
پھر (ابراہیم) اُنکے معبودوں کی طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے کہ تم کھاتے کیوں نہیں ۹۱
تمہیں کیا ہوا ہے تم بولتے نہیں؟ ۹۲
پھر اُن کو داہنے ہاتھ سے مارنا (اور توڑنا) شروع کیا ۹۳
تو وہ لوگ اُن کے پاس دوڑے ہوئے آئے ۹۴
اُنہوں نے کہا کہ تم ایسی چیزوں کو کیوں پوجتے ہو جنکو خود تراشتے ہو ۹۵
حالانکہ تم کو اور جو تم بناتے ہو اُسکو خدا ہی نے پیدا کیا ہے ۹۶

75. And Noah verily prayed unto Us, and gracious was the Hearer of his prayer,
76. And We saved him and his household from the great distress,
77. And made his seed the survivors,
78. And left for him among the later folk (the salutation):
79. Peace be unto Noah among the peoples!
80. Lo! thus do We reward the good.
81. Lo! he is one of Our believing slaves.
82. Then We did drown the others.
83. And lo! of his persuasion verily was Abraham,
84. When he came unto his Lord with a whole heart;
85. When he said unto his father and his folk: What is it that ye worship?
86. Is it a falsehood—gods beside Allah—that ye desire?
87. What then is your opinion of the Lord of the Worlds?
88. And he glanced a glance at the stars,
89. Then said: Lo! I feel sick!
90. And they turned their backs and went away from him.
91. Then turned he to their gods and said: Will ye not eat?
92. What aileth you that ye speak not?
93. Then he attacked them, striking with his right hand.
94. And (his people) came toward him, hastening.
95. He said: Worship ye that which ye yourselves do carve
96. When Allah hath created you and what ye make?

97. They said: Build for him a building and fling him in the red-hot fire.

98. And they designed a snare for him, but We made them the undermost.

99. And he said: Lo! I am going unto my Lord Who will guide me.

100. My Lord! Vouchsafe me of the righteous.

101. So We gave him tidings of a gentle son.

102. And when (his son) was old enough to walk with him, (Abraham) said: O my dear son, I have seen in a dream that I must sacrifice thee. So look, what thinkest thou? He said: O my father! Do that which thou art commanded. Allah willing, thou shalt find me of the steadfast.

103. Then, when they had both surrendered (to Allah), and he had flung him down upon his face,

104. We called unto him: O Abraham!

105. Thou hast already fulfilled the vision. Lo! thus do We reward the good.

106. Lo! that verily was a clear test.

107. Then We ransomed him with a tremendous victim.

108. And We left for him among the later folk (the salutation):

109. Peace be unto Abraham!

110. Thus do We reward the good.

111. Lo! he is one of Our believing slaves.

112. And We gave him tidings of the birth of Isaac, a Prophet of the righteous.

113. And We blessed him and Isaac. And of their seed are some who do good, and some who plainly wrong themselves.

(۹۷) وہ کہنے لگے کہ اسکے لئے ایک عمارت بناؤ پھر اسکو آگ کے ڈھیر میں ڈالدو

(۹۸) غرض انہوں نے انکے ساتھ ایک چال چلنی چاہی (ہم نے) انہی کو زیر کر دیا

(۹۹) اور (ابراہیم) بولے کہ میں اپنے پروردگار کیطرف جانیوالا ہوں وہ مجھے (راہ) دکھائیگا

(۱۰۰) اے پروردگار مجھے (اولاد) عطا فرما جو (سعادتمندوں میں سے) ہو

(۱۰۱) تو ہم نے ان کو ایک نرم دل لڑکے کی خوشخبری دی

(۱۰۲) جب وہ ان کے ساتھ دوڑنے (کی عمر) کو پہنچا تو ابراہیم نے کہا کہ بیٹا میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ گویا تم کو ذبح کر رہا ہوں تو تم سوچ کر تمہارا کیا خیال ہے۔ انہوں نے کہا کہ ابا جو آپکو حکم ہوا ہے وہی کیجئے خدا نے چاہا تو آپ مجھے صابروں میں پائیے گا

(۱۰۳) جب دونوں نے حکم مان لیا اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل لٹا دیا

(۱۰۴) تو ہم نے ان کو پکارا کہ اے ابراہیم

(۱۰۵) تم نے خواب کو سچا کر دکھایا ہم نیکوکاروں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں

(۱۰۶) بلاشبہ یہ صریح آزمائش تھی

(۱۰۷) اور ہم نے ایک بڑی قربانی کو ان کا فدیہ دیا

(۱۰۸) اور پیچھے آنے والوں میں ابراہیم کا ذکر خیر باقی چھوڑ دیا

(۱۰۹) کہ ابراہیم پر سلام ہو

(۱۱۰) نیکوکاروں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں

(۱۱۱) بے شک وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھے

(۱۱۲) اور ہم نے انکو اسحاق کی بشارت بھی دی کہ وہ نبی اور نیکوکاروں میں سے ہونگے

(۱۱۳) اور ہم نے اُنپر اور اسحاق پر برکتیں نازل کی تھیں اور اُن دونوں کی اولاد میں سے نیکوکار بھی ہیں اور اپنے آپ پر صریح ظلم کرنیوالے یعنی گنہگار بھی ہیں

اسرار و معارف

یہ نہ سمجھا جائے کہ اہلِ حق کو صرف آخرت ہی میں کامیابی ہوگی اور دنیا پہ کافر ہی موج کرے گا ہرگز نہیں۔ اگر وقتی طور پر کفر کو غلبہ مل جائے تو آخر تباہ ہو کر درسِ عبرت بن جاتا ہے اور اللہ ہمیشہ حق کو ہی غالب رکھتے ہیں جیسے

نوح علیہ السلام کے واقعہ میں غور کرو کہ صدیوں کفر اور کفار نے ان کا مذاق اڑایا انہیں ایذا دی پھر آخر انہوں نے ہمیں پکارا اور دعا کی کہ یا اللہ ان کے مقابلے میں میری مدد کر تو ہم ہی دعاؤں کو سننے والے ہیں۔ ہم نے ایسی سُنی کہ اس ساری مصیبت سے بھی انہیں نجات دی اور ان سب لوگوں کو بھی جو ان کے پیروکار تھے اور انہیں عذاب سے بھی محفوظ رکھا جبکہ روئے زمین پر کوئی کافر باقی نہ چھوڑا سب طوفان میں غرق ہو گئے اور آئندہ کے لیے ان کا نام و نشان تک مٹا دیا کہ روئے زمین پر اس کے بعد صرف نوح علیہ السّلام کی نسل باقی رہی اور مدتوں کے لیے نوح علیہ السّلام کی عظمت و نیک نامی کا سکہ لوگوں کے دلوں میں بٹھا دیا کہ جہان بھر کے لوگ ان پر سلام بھیجتے رہتے ہیں اور بھیجتے رہیں گے نہ صرف اس عالم کے لوگ بلکہ ہر عالم کی مخلوق۔ ہم احسان یعنی خلوصِ دل سے اطاعت کرنے والوں کو اسی طرح نوازا کرتے ہیں اور وہ تو ہمارے بہت ہی پُرخلوص بندے تھے اور ان سب کو جو ان کا انکار کرتے ہیں اور وہ تو ہمارے بہت ہی پُرخلوص بندے تھے۔ اور ان سب کو جو ان کا انکار اور مخالفت کرتے تھے غرق کر کے نابود کر دیا

پھر ان ہی جیسا حال ابراہیم علیہ السّلام کو پیش آیا کہ جب انہوں نے دل کی گہرائی سے صرف اللہ ہی کی عبادت کا ارادہ ظاہر فرمایا اور غیر اللہ سے روکا۔ یہاں لفظ و مِنۡ شِیۡعَتِہٖ استعمال فرمایا گیا ہے جبکہ پہلے بارہا گزر چکا ہے اور قرآن حکیم کی روش سے یہ واضح ہے کہ گمراہ گروہوں پر شیعہ کا اطلاق فرمایا گیا ہے اور یہاں

مِنۡ شِیۡعَتِہٖ اکثر مفسرینِ کرام نے اُصولِ دین اور ورع تقویٰ میں نوح علیہ السّلام کے اتباع کی وجہ سے ابراہیم علیہ السّلام کو شیعہ کہا جانا تحریر فرمایا ہے یہ ان کی رائے ہے مگر یہاں بات یہ چل رہی تھی کہ حق کو صرف آخرت ہی میں کامیابی نہیں ہوتی دنیا میں بھی حق ہی غالب آتا ہے خواہ کفر کو وقتی طور پر چندے مہلت مِل بھی جائے اس کی مثال نوح علیہ السلام کے حالات سے دی گئی اور پھر ابراہیم علیہ السلام کفار کے ہاتھوں اسی حال سے گزرے تو یہاں کفار کے سلوک کے باعث جو ان پر بیتی اس کی مشابہت کو اور اس مصیبت کو شیعت فرمایا گیا ہے کہ شیعہ "مشایعیت" سے ہے جس کا معنی چلنا یا روش ہے چنانچہ انہوں نے بھی اپنے باپ سے ابتدا کی جبکہ باپ ہی بچے اور بیٹے کی سب سے پہلی پناہ گاہ ہوتا ہے مگر ان کو حق کی خاطر گھر سے ہی مخالفت کی ابتدا برداشت کرنا پڑی اور والد سے صاف فرما دیا نیز ان کے ساتھ ساری قوم کو بھی کہ تم کس چیز کی عبادت کرتے ہو کہ یہ بُت کوئی فرد یا

ہستی تو ہو نہیں سکتے کیا تم جھوٹ موٹ گھڑ کے انہیں اللہ کے بجائے صاحبِ اختیار مان لیتے ہو تو کیا تمہیں اللہ کی ذات میں یا اس کی عظمت اور اُلوہیت میں کوئی شبہ ہے یا ماننے سے کیا عذر مانع ہے یہ باتیں چلتی رہتی تھیں کہ کفار کا تہوار آگیا جس میں وہ کھانا وغیرہ بنا کر بتوں کے آگے رکھ جاتے اور باہر جا کر رسومات ادا کرتے اور واپس آکر اسے بابرکت جان کر لے جاتے تھے تو انہوں نے ابراہیم علیہ السلام کو بطور خاص دعوت دی کہ ان پر ہمارے مذہب کی بڑائی واضح ہو تو انہوں نے ستاروں میں نگاہ کی اور فرمایا میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے ستاروں میں نگاہ فرمانے کا مقصد یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ان کی قوم نجوم کے علم میں بہت یقین رکھتی تھی تو گویا انہیں اعتبار آجائے کہ واقعی ستاروں کی چال دیکھ کر بیماری کا بتا رہے ہیں جو درست ہی ہو سکتا ہے یہ بات پہلے بھی گزر چکی کہ علمِ نجوم کیا ہے یہ ایک فن ہے جیسے دست شناسی کہ بعض خاص لکیریں خاص باتوں کی غماض ہوتی ہیں اسی طرح ستاروں کی روش بھی بعض باتوں کو ظاہر کرتی ہے جیسے نبض کی حرکت حکیم کو مرض کے بارے اندازہ کرنے میں مدد دیتی ہے اگر یہاں تک بات رہے تو حرج نہیں ہاں اگر اسی پر بھروسہ کرنے لگے اور اسے موثر بالذات ماننے لگے تو یہ خیال مشرکانہ ہے۔ اللہ اس سے پناہ میں رکھے چنانچہ یہ بات سُن کر کفار تو چلے گئے

علم نجوم

اور ابراہیم علیہ السلام بُت خانے تشریف لے گئے جہاں بُتوں کے آگے کھانے چُنے ہوئے تھے تو فرمایا کیا ہُوا کھاتے کیوں نہیں ہو اور تمہیں کیا ہو گیا کہ بولتے بھی نہیں جواب تک نہیں دیتے ہو مراد بتوں کی بے بسی کا اظہار تھا اور پھر انہیں توڑ پھوڑ دیا کہ کفار پر واضح ہو جائے کہ یہ بے بس پتھر تو اپنا دفاع بھی نہیں کر سکتے جب لوگوں کو پتہ چلا تو گھبرا گئے کہ کیا غضب ہو گیا اور پھر ان کے پاس دوڑے آئے کہ یہ زیادتی آپ نے کی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم بھی تو پتھر کو توڑ پھوڑ کر گھڑ کر ہی بُت بناتے ہو تب وہ کچھ نہیں کر سکتا جب بُت بن جائے تو اسے صاحبِ اختیار مان کر اس کی پوجا کرنے لگتے ہو۔ مَیں نے بُتوں کو صرف اس لیے توڑا ہے کہ تم جان لو یہ جیسے پہلے پتھر تھے ویسے ہی اب بھی ہیں اور کچھ نہیں کر سکتے بلکہ تمہیں اللہ نے پیدا فرمایا اور ان سب چیزوں کا خالق بھی وہی ہے بلکہ ان کے استعمال کی قوت بھی تمہیں اُسی نے دی ہے۔ وہ بہت بگڑے اور کہنے لگے اونچی سی عمارت بنا کر نیچے بہت بڑی آگ جلائی جائے اور وہاں سے انہیں اس آگ میں پھینک دیا جائے تو اس طرح انہوں نے ابراہیم علیہ السلام کو سزا دینا چاہی مگر ہم نے خود انہیں کو نیچا دکھایا اور رسوا کر دیا جبکہ ابراہیم علیہ السلام کا بال بھی

بیکانہ کر سکے۔

نبی کی ہجرت

چنانچہ ابراہیم علیہ السّلام نے وہاں سے ہجرت فرمائی اور نبی کا ہجرت کر جانا بھی وہاں کے مکینوں سے ایک نعمتِ عظمیٰ کا چھن جانا ہے یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ نے مکہ مکرمہ سے ہجرت فرمائی ورنہ تو جو شہر بعد میں فتح ہو سکتا ہے اللہ اسے پہلے بھی آپ کے قبضہ میں دے سکتا تھا مگر آپؐ کے تشریف لے جانے سے مشرکین پر عذابِ الٰہی ٹوٹ پڑا اور تباہ و رسوا ہو گئے۔ ابراہیم علیہ السلام نے بھی ملک چھوڑ دیا کہ ایسی جگہ جا رہوں گا جہاں اپنے رب کو یاد کروں اور اس کی عبادت میں کوئی رکاوٹ نہ بن سکے نیز وہی ذات مجھے سیدھی راہ دکھائے گی اور پھر جب عرصہ بیت گیا آپ کے کوئی اولاد نہ تھی تو دعا کی اے اللہ مجھے نیک بیٹا عطا فرما۔ آپ نے جب ہجرت فرمائی تو آپ کی اہلیہ حضرتِ سارہ اور بھانجے حضرت لوط ہمراہ تھے صرف یہی ایمان بھی لائے تھے راستے میں فرعونِ مصر سے پالا پڑا آخر اس نے حضرت سارہ کو خدمت کے لیے ایک خاتون عطا کی جس کا نام حاجرہ تھا ان کے بطن سے اللہ نے ابراہیم علیہ السلام کو بیٹا دیا جس کا نام نامی حضرت اسمٰعیل رکھا گیا پھر ان ماں بیٹے کو بیت اللہ کی جگہ پر چھوڑنے کا حکم ہوا جہاں زمزم برآمد ہوا۔ اس سب واقع کے بعد جب بیٹا اس عمر کو پہنچا کہ ساتھ دوڑتا پھرتا ہو تو آپ نے خواب دیکھا کہ اسے اللہ کی راہ میں ذبح کر رہا ہوں چنانچہ آپ وہاں تشریف لے گئے۔ بیٹے کو تیار کر کے ساتھ لیا اور باہر جا کر بتایا کہ بیٹا میں نے خواب دیکھا ہے کہ تمہیں ذبح کر رہا ہوں تو انہوں نے جواب دیا یہ تو وحی ہے آپ کو حکم دیا گیا ہے تو بجا آوری کے بغیر چارہ نہیں ضرور عمل کیجیے۔ اگر پوچھنے سے آپ کی مراد میری رائے لینے سے ہے تو انشاء اللہ مجھے آپ صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔ آپ نے اس عظیم اور بلند ہمت خاتون حضرتِ حاجرہ جن کے قدموں پہ اک جہاں دوڑتا اور سعی کرتا ہے سے بات نہ کی کہ یہ خواب نبی کا تھا اور اس کو سمجھنا بھی نبی ہی کا کام تھا چنانچہ حضرتِ اسمٰعیلؑ نے خواب کی بجائے حکم کی اور تعمیلِ ارشاد کی بات کی اور یہ بھی عرض کر دیا کہ میں بھی تو نبی ہوں آپ کو ذبح کرنے کا حکم ملا ہے تو مجھے ہو جانے کا نیز وحی غیر متلو بھی ثابت ہو گئی کہ یہ حکم کسی کتاب میں تو نازل نہ ہوا تھا۔

انبیاءؑ کا خواب بھی وحی ہوتا ہے نیز وحی غیر متلو

چنانچہ جب آپ نے سرِ تسلیم خم کر دیا اور بیٹے کو لٹا کر ذبح کر دیا آنکھ کھولی تو دُنبہ ذبح کیا ہُوا پڑا تھا اور

اسمٰعیل علیہ السلام کھڑے مسکرا رہے تھے تو حیران ہو گئے۔ یہ بات بھی واضح ہو گئی کہ غیب کا جاننا اللہ کا خاصہ ہے اور دوسرے اُتنا جانتے ہیں جتنا اللہ بتا دے اور بتلایا ہوا اطلاع عن الغیب

انبیاء اور علمِ غیب

یعنی غیب پر اطلاع تو ہوتا ہے علم غیب نہیں یہاں ابراہیم علیہ السلام کو اور اسمٰعیل علیہ السلام کو دنبہ ذبح ہو جانے تک پتہ نہ چلا اگر یہ مانا جائے کہ آپ جانتے تھے تو خصوصیت کس بات کی یہ تو کوئی بھی کر سکتا ہے کہ ذبح تو دُنبہ ہو گا بس آپ بیٹے کو لٹا دیجیے۔ ایسا نہیں ہوا آپ نے ذبح کر دیا مگر سلامت دیکھ کر حیران رہ گئے تو آواز آئی اے ابراہیم آپ نے اپنا خواب سچ کر دکھایا اور اکلوتا عزیز ترین بیٹا ذبح کر دیا یہ بہت ہی بڑا امتحان تھا یہ ہماری مرضی کہ ہم نے اسے باقی رکھا اور ایک بہت عظمت والا جانور خاص اپنی طرف سے اور جنت سے بھیج کر ذبح کرا دیا چنانچہ ہم نے ان کی یہ یاد بعد والوں میں بھی باقی رکھی کہ ظہورِ اسلام تک اہلِ مکہ قربانی دیتے تھے اسلام نے بھی اس کا حکم دیا اور یوں اس قربانی کی یاد ہر سال تازہ ہوتی رہتی ہے اور سلامتی ہو ابراہیم پر کہ ہم خلوص سے نیکی کرنے والوں کو یہی ابدی سلامتی ہی کا صلہ دیا کرتے ہیں اور وہ تو ہمارے بہت ہی کھرے بندے تھے ہم نے انہیں اور بیٹے کی بشارت بھی دی اسحٰق علیہ السلام اور اسے نبی بھی بنایا بلکہ ایسی برکت ڈال دی تھی کہ پشتوں ان میں نبوت چلتی رہی اور ان کی اولاد میں بہت سے نیک اور صالح بندے پیدا ہوتے اگرچہ بعد میں کچھ بڑے بدکار بھی اور اپنے آپ پر ظلم کرنے والے بھی ہوتے۔

رکوع نمبر ۴ آیات ۱۱۴ تا ۱۳۸ وَمَالِیَ ۲۳/۸

وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۱۴﴾
اور ہم نے موسیٰ اور ہارون پر بھی احسان کئے ﴿۱۱۴﴾

114. And We verily gave grace unto Moses and Aaron,

وَنَجَّيْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۱۵﴾
اور اُن کو اور اُن کی قوم کو مصیبت عظیمہ سے نجات بخشی ﴿۱۱۵﴾

115. And saved them and their people from the great distress,

وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۱۱۶﴾
اور اُن کی مدد کی تو وہ غالب ہو گئے ﴿۱۱۶﴾

116. And helped them so that they became the victors.

وَاٰتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ ﴿۱۱۷﴾
اور اُن دونوں کو کتاب واضح (المطالب) عنایت کی ﴿۱۱۷﴾

117. And We gave them the clear Scripture

وَهَدَيْنٰهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۱۱۸﴾
اور اُن کو سیدھا رستہ دکھایا ﴿۱۱۸﴾

118. And showed them the right path.

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۱۹﴾
اور پیچھے آنے والوں میں اُن کا ذکر خیر باقی چھوڑ دیا ﴿۱۱۹﴾

119. And We left for them among the later folk (the salutation):

سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۲۰﴾
کہ موسیٰ اور ہارون پر سلام ﴿۱۲۰﴾

120. Peace be unto Moses and Aaron!

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲۱﴾
بیشک ہم نیکوکاروں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں ﴿۱۲۱﴾

121. Lo! thus do We reward the good.

إِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٢٢﴾
وہ دونوں ہمارے مومن بندوں میں سے تھے ﴿١٢٢﴾

وَإِنَّ إِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٢٣﴾
اور الیاس بھی پیغمبروں میں سے تھے ﴿١٢٣﴾

إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٢٤﴾
جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ تم ڈرتے کیوں نہیں ﴿١٢٤﴾

أَتَدْعُونَ بَعْلًا وَتَذَرُونَ أَحْسَنَ الْخَالِقِينَ ﴿١٢٥﴾
کیا تم بعل کو پکارتے (اور اسے پوجتے) ہو اور بہترین پیدا کرنے والے کو چھوڑ دیتے ہو ﴿١٢٥﴾

اللَّهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ ﴿١٢٦﴾
(یعنی) خدا کو جو تمہارا اور تمہارے اگلے باپ دادا کا پروردگار ہے ﴿١٢٦﴾

فَكَذَّبُوهُ فَإِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ ﴿١٢٧﴾
تو ان لوگوں نے انکو جھٹلا دیا سو وہ (دوزخ میں) حاضر کئے جائینگے ﴿١٢٧﴾

إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ﴿١٢٨﴾
ہاں خدا کے بندگانِ خاص (مبتلائے عذاب نہیں ہونگے) ﴿١٢٨﴾

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ﴿١٢٩﴾
اور اُن کا ذکر (خیر) پچھلوں میں (باقی) چھوڑ دیا ﴿١٢٩﴾

سَلَامٌ عَلَىٰ إِلْ يَاسِينَ ﴿١٣٠﴾
کہ الیاسین پر سلام ﴿١٣٠﴾

إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿١٣١﴾
ہم نیک لوگوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں ﴿١٣١﴾

إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٣٢﴾
بیشک وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھے ﴿١٣٢﴾

وَإِنَّ لُوطًا لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٣٣﴾
اور لوط بھی پیغمبروں میں سے تھے ﴿١٣٣﴾

إِذْ نَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ أَجْمَعِينَ ﴿١٣٤﴾
جب ہمنے انکو اور انکے گھر والوں کو سب کو (عذاب سے) نجات دی ﴿١٣٤﴾

إِلَّا عَجُوزًا فِي الْغَابِرِينَ ﴿١٣٥﴾
مگر ایک بڑھیا کہ پیچھے رہ جانے والوں میں تھی ﴿١٣٥﴾

ثُمَّ دَمَّرْنَا الْآخَرِينَ ﴿١٣٦﴾
پھر ہم نے اوروں کو ہلاک کر دیا ﴿١٣٦﴾

وَإِنَّكُمْ لَتَمُرُّونَ عَلَيْهِم مُّصْبِحِينَ ﴿١٣٧﴾
اور تم دن کو بھی ان (کی بستیوں) کے پاس سے گزرتے رہتے ہو ﴿١٣٧﴾

وَبِاللَّيْلِ ۗ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿١٣٨﴾
اور رات کو بھی۔ تو کیا تم عقل نہیں رکھتے؟ ﴿١٣٨﴾

122. Lo! they are two of our believing slaves.
123. And lo! Elias was of those sent (to warn).
124. When he said unto his folk: Will ye not ward off (evil)?
125. Will ye cry unto Baal and forsake the best of Creators,
126. Allah, your Lord and Lord of your forefathers?
127. But they denied him, so they surely will be haled forth (to the doom)
128. Save the single-minded slaves of Allah.
129. And We left for him among the later folk (the salutation):
130. Peace be unto Elias!
131. Lo! thus do We reward the good.
132. Lo! he is one of our believing slaves.
133. And lo! Lot verily was of those sent (to warn),
134. When We saved him and his household, every one,
135. Save an old woman among those who stayed behind;
136. Then We destroyed the others.
137. And lo! ye verily pass by (the ruin of) them in the morning.
138. And at night-time; have ye then no sense?

اسرار و معارف

یہی حال موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کو پیش آیا کہ فرعون نے سخت مقابلہ کیا اور انہیں تباہ کرنا چاہا جبکہ اللہ نے انہیں دنیا میں بھی غالب فرمایا اور فرعون کو اس کی قوم سمیت تباہ کر کے انہیں ان کی قوم سمیت اس سے نجات دی اور ہم نے ان کی مدد فرمائی تو وہ غالب اور کامیاب رہے انہیں اللہ نے کتاب عطا فرمائی جو واضح دلائل رکھتی تھی اور سیدھے راستے پر راہنمائی فرمائی۔ نیز ان کا ذکرِ خیر بعد والوں میں بھی باقی رکھا اللہ کی سلامتی ہو موسیٰ اور ہارون پر کہ ہم احسان کرنے والوں کا ایسے ہی بدلہ چکاتے ہیں وہ دونوں بھی ہمارے کھرے اور مخلص بندے تھے۔

پھر الیاس علیہ السلام مبعوث ہوئے انہوں نے بھی اپنی قوم کو ہدایت کی طرف بلایا۔ اور فرمایا کیا جہالت ہے کہ

بعل بُت کو تو پوجتے ہو اور اللہ کو بھولے ہوئے ہو جو سب سے اعلیٰ اور بہتر پیدا کرنے والا ہے مراد ہے کہ حقیقی خالق۔ خالق تو وہی ہے جو عدم سے وجود کو تخلیق فرماتا ہے دوسرا کوئی اگر بنائے بھی تو اس کی تخلیق کو جوڑ کر کوئی شے بنائے گا لہٰذا خالق کہلانے کا حق نہیں رکھتا اور آج کل تو خصوصاً ادیب اور شعرا حضرات خالق کہلاتے ہیں جو ہرگز جائز نہیں کہ خالق صرف اللہ ہے۔ وہ اللہ جو نہ صرف خالق ہے بلکہ تخلیق کے بعد اسے درجۂ کمال تک پہنچانا اور باقی رکھنا بھی اسی کا کام ہے خود تم کو بھی اور تمہارے آباؤ اجداد کو بھی اسی نے پیدا فرمایا اور حیات بخشی لیکن انہوں نے ان حقائق کا انکار کیا اور مقابلے کی ٹھانی۔ دنیا میں بھی رسوا ہوئے اور آخرت میں بھی میدانِ حشر میں پکڑے آئیں گے سوائے اللہ کے کھرے بندوں کے جنہوں نے الیاس علیہ السّلام کی اطاعت کر لی تھی۔

کیا الیاس علیہ السّلام زندہ ہیں

یہ عقیدہ کہ الیاس علیہ السّلام زندہ ہیں اسرائیلی روایات میں سے ہے ایسے ہی خضر علیہ السلام کے بارے بھی۔ بے غبار بات یہ ہے کہ وصال کے بعد بعض ارواح کو بھی اللہ کریم فرشتوں کی طرح کسی کام کی ذمہ داری بخش دیتے ہیں جن میں خضر علیہ السلام کا واقعہ بھی ہے اور الیاس علیہ السلام کے بارے میں بھی بعض اولیاء اللہ کو بھی یہ حال نصیب ہوتا ہے مگر اس میں ان کا کچھ اختیار نہیں ہوتا تعمیلِ ارشاد کرتے ہیں ہاں عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں آسمانوں پر اور زمین پر تشریف لائیں گے یہ سب ارشاداتِ نبوی سے ثابت ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

چنانچہ ان کا نیک نام ہم نے بعد والوں میں بھی باقی رکھا سلامتی ہو الیاس علیہ السلام پر بھی کہ ہم اپنے مخلص بندوں کو یونہی نوازا کرتے ہیں اور وہ ہمارے بہت ہی کھرے بندے تھے۔

اور بے شک حضرت لوط علیہ السلام بھی ہمارے رسول تھے انہیں بھی قوم کی طرف سے کس قدر شدید مخالفت اور مظالم کا سامنا کرنا پڑا مگر ہم نے انہیں بھی اور ان کے سب پیروکاروں کو بھی بچا لیا سوائے ان کی اہلیہ کے وہ دل سے پیچھے رہ جانے والوں یعنی کفار کے ساتھ تھی تو عملاً بھی انہیں پیچھے چھوڑ دیا گیا جب یہ حضرات تشریف لے گئے تو ہم نے بعد والوں کو نابود کر دیا اور اے اہلِ عرب تم تو رات دن ان راہوں پہ سفر کرتے ہو جن میں ان کی ویرانی کی داستانیں بکھری پڑی ہیں ان کھنڈرات اور زمین کی اُلٹ پلٹ کو دیکھ کر تمہیں عقل نہیں آتی۔

وَاِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٣٩﴾
اور یونس بھی پیغمبروں میں سے تھے (۱۳۹)

اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿١٤٠﴾
جب بھاگ کر بھری ہوئی کشتی میں پہنچے (۱۴۰)

فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ ﴿١٤١﴾
اُس وقت قرعہ ڈالا تو انہوں نے زک اٹھائی (۱۴۱)

فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِيْمٌ ﴿١٤٢﴾
پھر مچھلی نے نگل لیا اور وہ قابل ملامت کام کر چکے تھے (۱۴۲)

فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ﴿١٤٣﴾
پھر اگر وہ خدا کی پاکی بیان نہ کرتے (۱۴۳)

لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿١٤٤﴾
تو اس روز تک کہ مرے دوبارہ زندہ کئے جائینگے اُسی کے پیٹ میں رہتے (۱۴۴)

فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِيْمٌ ﴿١٤٥﴾
پھر ہم نے اُن کو جبکہ وہ بیمار تھے فراخ میدان میں ڈال دیا (۱۴۵)

وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ﴿١٤٦﴾
اور اُن پر کدو کا درخت اُگایا (۱۴۶)

وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ ﴿١٤٧﴾
اور اُن کو لاکھ یا اس سے زیادہ لوگوں کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا (۱۴۷)

فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ﴿١٤٨﴾
تو وہ ایمان لے آئے سو ہم بھی انکو دنیا میں ایک مدت تک فائدے دیتے رہے (۱۴۸)

فَاسْتَفْتِهِمْ اَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُوْنَ ﴿١٤٩﴾
ان سے پوچھو تو کہ بھلا تمہارے پروردگار کے لئے تو بیٹیاں اور اُن کے لئے بیٹے (۱۴۹)

اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِكَةَ اِنَاثًا وَّهُمْ شٰهِدُوْنَ ﴿١٥٠﴾
یا ہم نے فرشتوں کو عورتیں بنایا اور وہ اُس وقت موجود تھے (۱۵۰)

اَلَآ اِنَّهُمْ مِّنْ اِفْكِهِمْ لَيَقُوْلُوْنَ ﴿١٥١﴾
دیکھو یہ اپنی جھوٹ بنائی ہوئی (بات) کہتے ہیں (۱۵۱)

وَلَدَ اللّٰهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿١٥٢﴾
کہ خدا کے اولاد ہے کچھ شک نہیں کہ یہ جھوٹے ہیں (۱۵۲)

اَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِيْنَ ﴿١٥٣﴾
کیا اُس نے بیٹوں کی نسبت بیٹیوں کو پسند کیا ہے؟ (۱۵۳)

مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿١٥٤﴾
تم کیسے لوگ ہو کس طرح کا فیصلہ کرتے ہو (۱۵۴)

اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿١٥٥﴾
بھلا تم غور کیوں نہیں کرتے (۱۵۵)

اَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٥٦﴾
یا تمہارے پاس کوئی صریح دلیل ہے (۱۵۶)

فَاْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿١٥٧﴾
اگر تم سچے ہو تو اپنی کتاب پیش کرو (۱۵۷)

وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿١٥٨﴾
اور انہوں نے خدا میں اور جنوں میں رشتہ مقرر کیا حالانکہ جنات جانتے ہیں کہ وہ (خدا کے سامنے) حاضر کئے جائینگے (۱۵۸)

سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿١٥٩﴾
یہ جو کچھ بیان کرتے ہیں خدا اس سے پاک ہے (۱۵۹)

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿١٦٠﴾
مگر خدا کے بندگانِ خالص (مبتلائے عذاب نہیں ہونگے) (۱۶۰)

فَاِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ ﴿١٦١﴾
سو تم اور جن کو تم پوجتے ہو (۱۶۱)

مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفٰتِنِيْنَ ﴿١٦٢﴾
خدا کے خلاف بہکا نہیں سکتے (۱۶۲)

139. And lo! Jonah verily was of those sent (to warn).

140. When he fled unto the laden ship,

141. And then drew lots and was of those rejected;

142. And the fish swallowed him while he was blameworthy;

143. And had he not been one of those who glorify (Allah).

144. He would have tarried in its belly till the day when they are raised;

145. Then We cast him on a desert shore while he was sick:

146. And We caused a tree of gourd to grow above him;

147. And We sent him to a hundred thousand (folk) or more.

148. And they believed, therefor We gave them comfort for a while.

149. Now ask them (O Muhammad): Hath thy Lord daughters whereas they have sons?

150. Or created We the angels females while they were present?

151. Lo! it is of their falsehood that they say:

152. Allah hath begotten. And lo! verily they tell a lie.

153. (And again of their falsehood): He hath preferred daughters to sons.

154. What aileth you? How judge ye?

155. Will ye not then reflect?

156 Or have ye a clear warrant?

157. Then produce your writ, if ye are truthful.

158. And they imagine kinship between him and the jinn, whereas the jinn know well that they will be brought before (Him).

159. Glorified be Allah from that which they attribute (unto Him).

160. Save the single-minded slaves of Allah.

161. Lo! verily, ye and that which ye worship,

162. Ye cannot excite (anyone) against Him

163. Save him who is to burn in hell.
164. There is not one of Us but hath his known position.
165. Lo! We, even We are they who set the ranks.
166. Lo! We, even We are they who hymn His praise
167. And indeed they used to say:
168. If we had but a reminder from the men of old,
169. We would be single-minded slaves of Allah.
170. Yet (now that it is come) they disbelieve therein; but they will come to know.
171. And verily Our word went forth of old unto Our bondmen sent (to warn)
172. That they verily would be helped,
173. And that Our host, they verily would be the victors.
174. So withdraw from them (O Muhammad) awhile.
175. And watch, for they will (soon) see.
176. Would they hasten on Our doom?
177. But when it cometh home to them, then it will be a hapless morn for those who have been warned.
178. Withdraw from them awhile.
179. And watch, for they will (soon) see.
180. Glorified be thy Lord, the Lord of Majesty, from that which they attribute (unto Him)!
181. And peace be unto those sent (to warn)!
182. And praise be to Allah, Lord of the Worlds!

إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيمِ ﴿١٦٣﴾
مگر اُس کو جو جہنم میں جانے والا ہے ﴿١٦٣﴾

وَمَا مِنَّا إِلَّا لَهُ مَقَامٌ مَّعْلُومٌ ﴿١٦٤﴾
اور (فرشتے کہتے ہیں کہ) ہم میں سے ہر ایک کا ایک مقام مقرر ہے ﴿١٦٤﴾

وَإِنَّا لَنَحْنُ الصَّافُّونَ ﴿١٦٥﴾
اور ہم صف باندھے رہتے ہیں ﴿١٦٥﴾

وَإِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُونَ ﴿١٦٦﴾
اور (خدائے) پاک (ذات کا) ذکر کرتے رہتے ہیں ﴿١٦٦﴾

وَإِن كَانُوا لَيَقُولُونَ ﴿١٦٧﴾
اور یہ لوگ کہا کرتے تھے ﴿١٦٧﴾

لَوْ أَنَّ عِندَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْأَوَّلِينَ ﴿١٦٨﴾
کہ اگر ہمارے پاس اگلوں کی کوئی نصیحت (کی کتاب) ہوتی ﴿١٦٨﴾

لَكُنَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ﴿١٦٩﴾
تو ہم خدا کے خالص بندے ہوتے ﴿١٦٩﴾

فَكَفَرُوا بِهِ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿١٧٠﴾
لیکن (اب اس سے کفر کرتے ہیں سو عنقریب انکو (اسکا نتیجہ) معلوم ہو جائیگا ﴿١٧٠﴾

وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ ﴿١٧١﴾
اور اپنے پیغام پہنچانے والے بندوں سے ہمارا وعدہ ہو چکا ہے ﴿١٧١﴾

إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنصُورُونَ ﴿١٧٢﴾
کہ وہی (مظفر و) منصور ہیں ﴿١٧٢﴾

وَإِنَّ جُندَنَا لَهُمُ الْغَالِبُونَ ﴿١٧٣﴾
اور ہمارا لشکر غالب رہے گا ﴿١٧٣﴾

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتَّىٰ حِينٍ ﴿١٧٤﴾
تو ایک وقت تک اُن سے اعراض کئے رہو ﴿١٧٤﴾

وَأَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُونَ ﴿١٧٥﴾
اور انہیں دیکھتے رہو۔ یہ بھی عنقریب (کفر کا انجام) دیکھ لینگے ﴿١٧٥﴾

أَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُونَ ﴿١٧٦﴾
کیا یہ ہمارے عذاب کے لئے جلدی کر رہے ہیں ﴿١٧٦﴾

فَإِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنذَرِينَ ﴿١٧٧﴾
مگر جب وہ اُن کے میدان میں آ اُترے گا تو جن کو ڈر سنایا گیا تھا اُن کے لئے بُرا دن ہوگا ﴿١٧٧﴾

وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتَّىٰ حِينٍ ﴿١٧٨﴾
اور ایک وقت تک اُن سے منہ پھیرے رہو ﴿١٧٨﴾

وَأَبْصِرْ فَسَوْفَ يُبْصِرُونَ ﴿١٧٩﴾
اور دیکھتے رہو یہ بھی عنقریب (نتیجہ) دیکھ لیں گے ﴿١٧٩﴾

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿١٨٠﴾
یہ جو کچھ بیان کرتے ہیں تمہارا پروردگار جو صاحب عزت ہے (اُن سے) پاک ہے ﴿١٨٠﴾

وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ﴿١٨١﴾
اور پیغمبروں پر سلام ﴿١٨١﴾

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٨٢﴾
سب طرح کی تعریف خدائے رب العالمین کو (سزاوار) ہے ﴿١٨٢﴾

اسرار و معارف

ایک حال دنیا میں ایمان لانے والوں کی کامیابی کا یونس علیہ السلام کے واقعہ میں بھی ہے کہ اللہ نے انہیں اپنا رسول بنا کر بھیجا مگر قوم نے نہ مانا اور یہاں تک تکلیف دی اور تنگ کیا کہ وہ ان سے الگ ہو گئے اور انہیں عذاب الٰہی کی پیشگوئی فرمائی اُدھر وہ تشریف لے گئے اِدھر قوم نے جب عذاب الٰہی کے آثار

ان کی پیشگوئی کے مطابق دیکھے تو انہوں نے توبہ کر لی اور یونس علیہ السلام کی تلاش شروع کی عذاب ٹل گیا۔ یونس علیہ السلام اسی ناراضگی میں واپس نہ گئے یہ ان سے اجتہاداً خطا ہوئی کہ معاملہ ان کی ذات کا نہ تھا اللہ کے پیغام کا تھا جب انہوں نے مان لیا تو انہیں واپس تشریف لے جانا چاہیے تھا مگر وہ دور جانے کیلئے کنارِ دریا پہنچے اور کشتی میں سوار ہو گئے اب کشتی ڈوبنے لگی تو اہلِ کشتی نے کہا کہ ایک آدمی بھی اگر کم کر دیا جائے تو دوسرے بچ سکتے ہیں ورنہ سب ڈوب جائیں گے چنانچہ قرعہ نکالا گیا کہ آخر کس کو ڈالا جائے کہ کسی کو اعتراض کا موقع نہ رہے۔ قرعہ میں یونس علیہ السلام کا نام نکل آیا چنانچہ آپ دریا میں کود گئے۔ مقربین کی خطا اجتہادی بھی ان کے لیے دنیا کی مشکلات کا باعث بن جاتی ہے۔ شاید ان کی کوشش ہو کہ باقی سفر تیر کر نکل جائیں گے مگر ایک بہت بڑی مچھلی نے انہیں نگل لیا تب انہیں بہت شدت سے احساس ہوا کہ مجھے یہ اقدام نہ کرنا چاہیے تھا بلکہ واپس قوم میں جانا چاہیے تھا۔ تب انہوں نے اللہ کی تسبیح شروع کی اور مسلسل کرتے ہی چلے گئے "وہ تسبیح آیۃ کریمہ تھی جس کے بہت سے فوائد حدیث شریف میں بیان ہوئے ہیں"۔ اگر وہ اس احساس کے ساتھ اللہ کی تسبیح نہ کرتے تو قیامت تک مچھلی کے پیٹ میں ہی رہتے۔ یعنی دنیا کے اعتبار سے موت بھی آجاتی تو انبیاء

خطاِ اجتہادی

حیاتِ انبیاء

کی موت صرف دنیا سے برزخ میں انتقال کا نام ہے ورنہ قبر میں بھی ان کے اجسامِ مبارک میں روح موجود اور حیات باقی رہتی ہے تو مچھلی بھی ان کی قبر بن کر قیامت تک باقی رہتی کہ ان کا جسدِ اطہر اس کی خوراک تو بن نہ سکتا تھا وہ بھی ان کی حفاظت کے لیے ہمیشہ باقی رہتی خواہ مر بھی جاتی تو بھی اس کا جسم اسی حالت میں رہتا مگر اللہ نے ان کی معذرت قبول فرما کر مچھلی کو حکم دیا جس نے انہیں کنارِ دریا اگل دیا جہاں چٹیل میدان تھا اور ان کا بدن مچھلی کے پیٹ میں رہنے کے باعث کافی مضمحل ہو رہا تھا کہ بال تک نہ رہے تھے اور کھال یقیناً بہت نرم پڑ گئی ہو گی چنانچہ ہم نے ان پر فوراً ایک بیلدار درخت پیدا کر دیا جس کی گھنی چھاؤں بھی اور پھل بھی ان کی خاطر پیدا کر دیئے گئے اور یوں ان کا بدن پھر بحال ہو گیا قوم نے بھی انہیں پا لیا تو خوشی خوشی واپس لے گئے۔ وہ ایک لاکھ یا اس کے قریب لوگ تھے جو سب ان پر ایمان لائے اطاعت کی، مدتوں عیش و آرام سے بسر کی اب ذرا ان مشرکین سے ان کے عقائد کی بات کیجیے کہ یہ کیا بے تکی بات ہے اپنے لیے تو لڑکے پسند کرتے ہو اور اللہ کے اولاد بھی مانی تو اس کی بیٹیاں مان لیں کہ مشرکین فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں مانتے تھے کیا یہ

جانتے ہیں یا یہ پاس موجود تھے کہ جب ہم نے فرشتے پیدا فرمائے تو انہیں مؤنث پیدا فرمایا۔ بلکہ یہ بہت بڑا جھوٹ کہتے ہیں کہ اللہ کی کوئی اولاد ہے اور اسے بیٹوں سے زیادہ بیٹیاں پسند ہیں بھلا یہ کیا بات ہوئی تم غور ہی نہیں کر پاتے بھلا تمہارے پاس کیا دلیل ہے اگر کسی آسمانی کتاب میں یہ خبر نازل ہوئی ہے تو وہ لے آؤ کہ دلائل

بات کیلئے دلیل چاہیے عقلی بھی اور نقلی بھی یا پھر مشاہدہ

تین قسم کے ہوتے ہیں اوّل مشاہدہ کہ بندہ خود دیکھ رہا ہو یا پھر وہ بات عقلاً تو ثابت ہو یا پھر اس پہ کوئی نقلی دلیل موجود ہو جب اللہ کریم کفار سے یہ دلائل مانگ رہے ہیں تو اس کا معنیٰ ہے کہ اسلام عقلاً بھی درست ہے لہٰذا سائنس بھی ہر نئی دریافت میں اسلام کی تائید کرتی ہے نقلاً بھی کہ پہلی تمام کُتب ان ہی حقائق کو بیان بھی کرتی ہیں اور نبی آخر الزماں کی پیشگوئی بھی اور اگر خلوصِ دل سے محنت کرے تو ان سب حقائق کا مشاہدہ بھی ممکن ہے کبھی یہ کہہ دیتے ہیں کہ اللہ اور جن ایک ہی خاندان کے افراد ہیں اللہ نیکی کا خالق ہے اور اس کا بھائی ابلیس بُرائی کا جس کا دعویٰ خود شیطان نے بھی نہیں کیا بلکہ وہ خود خوب جانتا ہے کہ آخر وہ اللہ کی بارگاہ میں پکڑا آئے گا اور سخت عذاب سے دوچار ہوگا۔ یہ مشرکین تو اپنے دعووں میں اس سے بھی آگے نکل گئے اللہ تو ان کی بیان کردہ سب خرافات سے بھی اور ہر طرح کی کمی کمزوری سے پاک اور بہت بالا ہے یہ خود ہی اپنے کیے کی سزا پائیں گے جس سے صرف وہ لوگ بچ سکیں گے جو خالصتاً اللہ ہی کے بندے ہوں گے۔ اور یہ بھی سُن لو کہ تم اور تمہارے معبودانِ باطلہ چاہو بھی تو سارے مل کر کسی کو گمراہ نہیں کر سکتے نہ کسی کو یہ اختیار ہے کہ

شیطان پکڑ کر گمراہی کی طرف نہیں لے جا سکتا

پکڑ کر کفر کی طرف لے جائے وہ گمراہ ہوتا ہے جو بدبخت اپنے لیے خود ایسا غلط فیصلہ کرتا ہے جو اس کے دوزخ جانے کا سبب بن جاتا ہے۔ رہی بات فرشتوں کی تو وہ خود اقرار کرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ ہم میں سے ہر ایک کا ایک مقررہ مقام ہے اور ہم ہر وقت اطاعت الٰہی پہ کمربستہ اور اس کی تسبیح کرتے رہتے ہیں۔ ہر ایک کا

مقامِ معلوم

مقام مقرر ہے اور مسلسل ذکر و اطاعت سے بھی اس سے آگے نہیں بڑھتے کہ انہیں اطاعت الٰہی کے راستے میں کوئی مانع پیش نہیں آتا۔

یہ مشرکین آپ کی بعثت سے پہلے کہا کرتے تھے کہ ہم تک تو صحیح دین پہنچا ہی نہیں پہلی کتب ہی سلامت

پہنچ گئی ہوتیں تو ہم اطاعت کا حق ادا کر دیتے اور اللہ کے نہایت مخلص بندے ہوتے مگر جب آپ مبعوث ہوئے آسمانی کتاب لائے تو انکار کر دیا انہیں جلدی پتہ چل جائے گا کہ جس طاقت کا انہیں گھمنڈ ہے وہ نبی کا راستہ نہ روک سکے گی کہ یہ تو ہمارا فیصلہ ہے کہ ہمارے رسُول ہی ہمیشہ فتح یاب ہوں گے اور ہماری مدد ان کے ساتھ ہوگی اور وہ لوگ جو خود کو اللہ کا سپاہی بنائیں گے کبھی شکست کا منہ نہ دیکھیں گے اور ہمیشہ ان کی کامیابی یقینی ہوگی آپ ذرا انتظار فرمائیے اور دیکھتے رہیے کہ ان کے ساتھ ہوتا کیا ہے یہ خود ہمارے عذاب کو جلدی آنے کی دعوت دے رہے ہیں یعنی آپ کی مخالفت اور ایذا رسانی ہی تو اس کے نزول کا سبب ہے اور جب آئے گا تو ان کا حال بہت ہی بُرا ہوگا آپ صرف انتظار فرمائیے اور دیکھیے کہ خود انہیں بھی معلوم ہو جائے گا۔

کہ تیرا پروردگار ہی پاک ہے اور بہت بلند ہے اس کی شان اُن کی بے ہُودہ باتوں کو اس کی بارگاہ میں گذر نہیں اور سلامتی ہے اللہ کی طرف سے اس کے رسولوں پر اور سب خوبیاں اور سارے کمالات صرف اُسی ذاتِ پاک کو سزاوار ہیں۔

بحمد اللہ تمت سورہ صٰفّٰت

۲۱ رمضان المبارک ۱۴۱۵ ھجری